Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 7

# چارپائی

Urdu Class 11 Lesson 7: Charpai (Rashid Ahmad Siddiqui)

رشید احمد صدیقی • انشائیہ • طنز و مزاح • خلاصہ • ضرب الامثال

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

# سبق 7: چارپائی

Urdu Class 11 Lesson 7: Charpai (Rashid Ahmad Siddiqui)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے ساتویں سبق 'چارپائی' پر مبنی ہیں۔ یہ رشید احمد صدیقی کا مشہور انشائیہ ہے جو 'مضامینِ رشید' سے لیا گیا ہے۔ اس میں ایک عام سی گھریلو چیز، چارپائی، کو موضوع بنا کر برصغیر کی گھریلو زندگی، معاشرت اور مزاج پر ہلکا پھلکا طنز اور مزاح کیا گیا ہے۔

نوٹس میں مصنف کا تعارف، انشائیہ اور خاکہ کی تعریف، سبق کا حصہ وار خلاصہ، مرکزی خیال، مشکل الفاظ، ضرب الامثال کا مفہوم، رسید لکھنے کا طریقہ، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

## تدریسی مقاصد

- طلبہ کو صنفِ انشائیہ کے بارے میں بنیادی باتیں بتانا۔
- انشائیہ نگاری کی روایت اور ارتقا کا جائزہ لینا۔
- رشید احمد صدیقی کی ادبی خدمات سے روشناس کرانا۔
- یہ واضح کرنا کہ 'چارپائی' میں حقیقت نگاری، ادبی لطافت، مزاح اور متنوع کیفیات ایک ساتھ موجود ہیں۔

## مصنف کا تعارف

رشید احمد صدیقی (1892ء تا 1977ء) قصبہ مڑیاہو، ضلع جون پور (یوپی، ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم جون پور میں حاصل کی۔ مالی مجبوری کی وجہ سے کچھ عرصہ کلرک رہے مگر تعلیم جاری رکھی اور ایم اے او کالج علی گڑھ سے ایم اے فارسی کیا۔ طالب علمی ہی کے زمانے سے انشائیہ طرز کے مزاحیہ مضامین لکھنے لگے اور آخر دم تک لکھتے رہے۔

1922ء میں تدریس سے وابستہ ہوئے اور جب علی گڑھ کالج یونیورسٹی بنا تو ترقی کرتے کرتے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر بنے۔ 15 جنوری 1977ء کو انتقال ہوا اور علی گڑھ یونیورسٹی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ مضمون نگاری کے علاوہ خاکہ نگاری اور خطوط نگاری میں بھی شہرت پائی؛ انھیں پدم شری اور ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ سمیت کئی اعزازات ملے۔

انھیں علی گڑھ سے خاص محبت تھی اور ان کی تحریروں میں علی گڑھ کی یادیں جگہ جگہ ملتی ہیں۔ ان کے اسلوب میں شائستگی، خوش طبعی اور گہرا شعور ہے؛ ان کا طنز تلخ نہیں بلکہ مہذب اور فکر انگیز ہوتا ہے۔ اہم کتابیں: 'طنزیات و مضحکات'، 'مضامینِ رشید'، 'گنج ہائے گراں مایہ'، 'ہم نفسانِ رفتہ'، 'ذاکر صاحب'، 'آشفتہ بیانی میری'، 'جدید اردو غزل' اور ان کے مکاتیب۔



Free notes: freebooks.pk

## اہم اصناف اور قواعد

### انشائیہ

نثر کی وہ صنف جو عام مضمون سے مختلف ہو؛ لکھنے والا کسی بھی موضوع پر آزادانہ، غیر رسمی اور دل چسپ انداز میں اپنے خیالات بیان کرتا ہے، اس میں اس کی شخصیت جھلکتی ہے اور بات کسی طے شدہ نتیجے کے بغیر ختم ہو سکتی ہے۔ 'چارپائی' ایک عمدہ انشائیہ ہے۔

### انشائیہ کی خصوصیات

دل چسپ بیان، غیر رسمی انداز، خوش گوار حیرت، شخصیت کا اظہار، اختصار اور معمولی موضوع میں نئے پہلو تلاش کرنا۔

### خاکہ

لغوی معنی ابتدائی نقشہ؛ اصطلاح میں کسی شخص کی لفظی تصویر (شخصی مرقع)۔ خاکے میں اختصار، جامعیت اور دل کش زبان ہوتی ہے، اور لکھنے والا اس شخصیت کے مزاج سے پوری طرح واقف ہوتا ہے۔

### رسید

وہ تحریر جو کسی رقم یا چیز کے وصول ہونے کا ثبوت ہو۔ قانونی رسید میں تاریخ، رقم (ہندسوں اور لفظوں میں)، دینے اور لینے والے کے نام، مقصد، دستخط اور گواہوں کے دستخط ہوتے ہیں۔

### ضرب المثل

وہ مختصر جملہ جو کسی تجربے یا واقعے سے مشہور ہو کر مثال کے طور پر بولا جائے؛ جیسے 'آم کے آم گٹھلیوں کے دام' (دوہرا فائدہ)۔

### مرکب الفاظ

دو الفاظ مل کر نیا لفظ بنائیں؛ جیسے اوڑھنا بچھونا، غل غپاڑا، عیش کوشی، ناموزوں، دسترخوان۔

## سبق کا تعارف

'چارپائی' میں رشید احمد صدیقی نے دکھایا ہے کہ برصغیر کے گھرانوں میں چارپائی صرف سونے کی چیز نہیں بلکہ ڈرائنگ روم، کھانے کا کمرہ، دواخانہ، صندوق، کتاب گھر، عدالت اور گودام سب کچھ ہے۔ انسان اسی پر پیدا ہوتا ہے اور اسی پر سے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔

مصنف تشبیہات اور مبالغے سے مزاح پیدا کرتے ہیں، مثلاً چارپائی کو ریاست کے اس ملازم سے تشبیہ دینا جو ہر کام کے لیے ناموزوں ہونے کی وجہ سے ہر کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ مگر انشائیے کا آخری حصہ سنجیدہ اور شاعرانہ ہو جاتا ہے: مچان پر بیٹھا محنت کش کسان اور آم کے باغ میں کھیلتے بچے زندگی کی سچائیوں کی یاد دلاتے ہیں۔


Free notes: freebooks.pk

# اقتباس وار خلاصہ

## چارپائی: زندگی کا اوڑھنا بچھونا

مصنف کہتے ہیں کہ چارپائی اور مذہب ہم ہندوستانیوں کا اوڑھنا بچھونا ہیں۔ ہم اسی پر پیدا ہوتے ہیں اور یہیں سے مدرسے، دفتر، جیل، کونسل یا آخرت کا راستہ لیتے ہیں۔ اسی پر دوا کھاتے، دعا مانگتے، فکرِ سخن اور فکرِ قوم کرتے ہیں۔ ہمیں چارپائی پر ایسا ہی بھروسا ہے جیسا شاعر کو قافیے پر یا طالب علم کو غل غپاڑے پر۔

## ریاست کے ملازم سے تشبیہ

چارپائی ریاست کے اس ملازم جیسی ہے جو ہر کام کے لیے نا موزوں ہونے کی وجہ سے ہر کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ ایک ریاست میں ولایت پلٹ صاحب کے لیے کوئی جگہ نہ تھی تو انھیں کبھی سول سرجن، کبھی انجینئر اور آخر میں چیف جسٹس بنا دیا گیا۔ فرق یہ ہے کہ چارپائی ان صاحب سے کہیں زیادہ کار آمد ہوتی ہے۔

## چارپائی کے آس پاس کی دنیا

اگر چارپائی پاس ہو تو دنیا میں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ سرہانے دوا کی پڑیا اور جوشاندے کی دیگچی، نیچے میلے کپڑے، کھلونے، جھاڑو، کاغذ، مچھر اور محلے کے بچے۔ بیمار اچھا ہو گیا تو بیوی چارپائی کھڑی کر کے غسل دلوا دیتی ہے، ورنہ اسی چارپائی پر آخری سفر ہوتا ہے۔

## مہمان خانہ اور گودام

مہمان آئے تو چارپائی پر تہ کے نشانوں والی نئی دری بچھا دی جاتی ہے، جو ایسے لگتی ہے جیسے چھوٹی سی زمین بہت سے مالکوں میں بٹی ہو۔ اسی پر مہمان کھاتا اور سوتا ہے۔ اسی پر اناج سکھایا جاتا ہے جس پر چڑیاں حملے کرتی ہیں۔ پرانی ہو جائے تو 'پنشن' پر کال کوٹھری میں پیاز کے ذخیرے کے لیے رکھ دی جاتی ہے؛ مصنف کو ایک بار ایسی ہی چارپائی پر پیاز کے ڈھیر کے ساتھ رات گزارنی پڑی۔

## صندوق اور عدالت

چارپائی اچھا صندوق بھی ہے: بستر کے نیچے دوائیں، پیسے، کتابیں، سردی کے کپڑے اور کاغذات چھپے رہتے ہیں۔ گھر کی حکومت بھی چارپائی ہی سے چلتی ہے؛ گھر کے بڑے یہیں بیٹھ کر حکم دیتے اور سزا سناتے ہیں، اور جوتا یا چھڑی جیسی 'سزا کی چیزیں' ہاتھ کے قریب رکھتے ہیں تاکہ غصہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

## کھانے کا کمرہ

چارپائی ہی دسترخوان ہے۔ کھانا آتا ہے تو بچے، مرغیاں، بلی اور مکھیاں بھی آپہنچتی ہیں۔ صاحبِ خانہ صدرِ دسترخوان ہیں؛ ایک بچہ زیادہ کھانے پر، دوسرا کم کھانے پر ڈانٹ کھاتا ہے۔ کھانے کے بعد شاعر ہوں تو وہیں لیٹ جاتے ہیں، ملازم ہوں


Free notes: freebooks.pk

تو دفتر بھاگتے ہیں اور مذہبی ہوں تو وظیفے میں لگ جاتے ہیں۔

### ہندوستانی مزاج کا نمونہ

مصنف کے نزدیک چارپائی ہندوستان کی آب و ہوا، تہذیب، ضرورت اور ایجاد کا بہترین نمونہ ہے: ہندوستانیوں کی طرح ڈھیلی ڈھالی اور خستہ حال، مگر ہر ایک کو آرام دینے پر تیار۔ صوفوں اور ڈرائنگ روم کے عادی لوگ اس سکون کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ شاعروں نے خوشی کے لیے سچا دوست، فراغت اور گوشۂ چمن وغیرہ گنوائے ہیں، مگر غریب ملک کے لیے یہ ساری فہرست ایک چارپائی پوری کر دیتی ہے۔

### مچان، کسان اور آم کا باغ

آخر میں انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے۔ مکئی کے کھیت میں مچان بنی چارپائی پر کسان رکھوالی کر رہا ہے؛ اس کے پاس نہ آرام ہے نہ دولت، مگر ساری خوش حالی اسی کی محنت کا نتیجہ ہے، اور ایک دن اس کی فصل کوئی اور لوٹ لے گا۔ پھر آم کے باغ میں بچے گرتے آموں پر لپکتے ہیں اور مصنف سوچتا ہے کہ ان میں سے کون آگے چل کر کیا بنے گا، جبکہ وہ خود ایک کھری چارپائی پر لیٹا خیالی دنیا بناتا اور اونگھنے لگتا ہے۔

## مرکزی خیال

اس انشائیے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ چارپائی برصغیر کی گھریلو اور سماجی زندگی کی علامت ہے، جو ہر ضرورت پوری کرتی ہے۔ مصنف مزاح کے پردے میں ہماری بے ترتیبی، سستی، فضول خرچی کے بجائے قناعت، اور بے جا رعب داری پر طنز کرتے ہیں، اور آخر میں کسان کی محنت اور غریب کی محرومی جیسی سنجیدہ حقیقتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

## اہم الفاظ کے معنی

### اوڑھنا بچھونا

ہر وقت کا ساتھی، زندگی کا لازمی حصہ (محاورہ)۔

### گھٹی میں پڑنا

بچپن سے عادت بن جانا۔

### غل غپاڑا

شور شرابہ۔

### ناموزوں

غیر مناسب۔

**ولایت پاس**
انگلستان سے تعلیم یافتہ۔

**جوشاندہ**
جڑی بوٹیوں کا ابلا ہوا قہوہ (دوا)۔

**مچان**
کھیت کی رکھوالی کے لیے اونچا بنایا ہوا تختہ۔

**کال کوٹھری**
تنگ و تاریک کمرہ۔

**چودہ طبق روشن ہونا**
سخت حیران و پریشان ہونا (محاورہ)۔

**صدرِ دسترخوان**
کھانے پر سب سے نمایاں جگہ بیٹھنے والا۔

**عیش کوشی**
آرام اور عیش کی تلاش۔

**گوشۂ چمن**
باغ کا کونا۔

**اونگھنا**
ہلکی نیند آنا۔

## خاکہ

**چارپائی کے کردار:** یہ خاکہ دکھاتا ہے کہ انشائیے میں چارپائی کن کن چیزوں کا کام دیتی ہے۔


Free notes: freebooks.pk

## چارپائی کے کردار




freebooks.pk

## مختصر سوالات و جوابات

### ریاست کے ملازم اور چارپائی میں کیا مشابہت بتائی گئی ہے؟

دونوں ہر کام کے لیے نا موزوں ہونے کے باوجود ہر کام پر لگا دیے جاتے ہیں؛ فرق یہ ہے کہ چارپائی زیادہ کار آمد ہے۔

### متن کے مطابق چارپائی کے نیچے کیا کچھ جمع ہوتا ہے؟

میلے کپڑے، کھلونے، جھاڑو، کاغذ، دوائیں، پیسے، کتابیں اور سردی کے کپڑے۔

### ‘ورنہ آپ کے دشمن اسی چارپائی پر...’ سے کیا مراد ہے؟

اگر بیمار صحت یاب نہ ہوا تو اسی چارپائی پر اس کا جنازہ اٹھے گا؛ ‘دشمن’ کہنا ادب کا انداز ہے۔

### چارپائی سے حکومت کیسے ہوتی ہے؟

گھر کے بڑے چارپائی پر بیٹھ کر حکم دیتے، فیصلے کرتے اور بچوں کو سزا دیتے ہیں۔

### پنشن یافتہ چارپائی کہاں جاتی ہے؟
کسی کال کوٹھری میں، جہاں اس پر سال بھر کا پیاز رکھا جاتا ہے۔
### مصنف کے نزدیک غریب ملک کے لیے عیش و فراغت کی فہرست کیا ہے؟
صرف ایک چارپائی، جو سارے لوازم پورے کر دیتی ہے۔
### مچان پر بیٹھے کسان کا ذکر کس مقصد سے کیا گیا ہے؟
یہ دکھانے کے لیے کہ ساری خوش حالی اسی محنت کش کی بدولت ہے، پھر بھی وہ خود محروم رہتا ہے۔
### یہ انشائیہ کس کتاب سے لیا گیا ہے؟
مضامینِ رشید سے۔
### انشائیہ کسے کہتے ہیں؟
نثر کی وہ غیر رسمی صنف جس میں لکھنے والا آزادانہ اور دل چسپ انداز میں کسی موضوع پر اپنی شخصیت کے رنگ کے ساتھ اظہارِ خیال کرے۔
### خاکہ کسے کہتے ہیں؟
کسی شخص کی لفظی تصویر، جو مختصر، جامع اور دل کش انداز میں لکھی جائے۔
### رسید میں کون سی باتیں ضروری ہیں؟
تاریخ، رقم (ہندسوں اور لفظوں میں)، فریقین کے نام، مقصد، دستخط اور گواہ۔
### 'آم کے آم گٹھلیوں کے دام' کا مفہوم لکھیں۔
ایک کام سے دوہرا فائدہ ہونا۔

## تفصیلی سوالات و جوابات
### انشائیہ 'چارپائی' کا خلاصہ لکھیں۔
آغاز

مصنف کہتے ہیں کہ چارپائی ہندوستانیوں کا اوڑھنا بچھونا ہے؛ پیدائش سے موت تک ساری زندگی اسی پر گزرتی ہے۔ وہ اسے ریاست کے اس ملازم سے تشبیہ دیتے ہیں جو ہر کام پر لگا دیا جاتا ہے۔

گھر کی ہر ضرورت

چارپائی مہمان خانہ، دسترخوان، دواخانہ، صندوق، گودام اور گھر کی عدالت سب کا کام دیتی ہے؛ پرانی ہو کر پیاز رکھنے کے کام آتی ہے۔


Free notes: freebooks.pk

### ہندوستانی مزاج

چارپائی برصغیر کی آب و ہوا اور تہذیب کا نمونہ ہے: ڈھیلی ڈھالی مگر سب کو آرام دینے والی؛ غریب ملک کی ساری عیش و فراغت ایک چارپائی ہے۔

### سنجیدہ اختتام

مچان پر کسان کی محرومی اور باغ میں کھیلتے بچوں کے مستقبل پر غور کرتے ہوئے مصنف خیالی دنیا میں کھو کر اونگھ جاتے ہیں۔

## انشائیہ کی تعریف کریں اور 'چارپائی' کو انشائیہ کی خصوصیات کی روشنی میں پرکھیں۔

### تعریف

انشائیہ نثر کی وہ غیر رسمی صنف ہے جس میں لکھنے والا آزادانہ طور پر کسی موضوع پر اپنی شخصیت کے رنگ کے ساتھ دل چسپ انداز میں بات کرتا ہے۔

### معمولی موضوع، نئے پہلو

چارپائی جیسی عام چیز سے مصنف نے گھر، معاشرت اور مزاج کے بے شمار پہلو نکالے ہیں۔

### غیر رسمی انداز اور مزاح

تشبیہات (ریاست کا ملازم، پنشن یافتہ چارپائی) اور مبالغے سے خوش گوار حیرت اور مزاح پیدا کیا گیا ہے۔

### شخصیت کا اظہار

پیاز والی رات اور آم کے باغ کے ذاتی تجربات میں مصنف کی شخصیت اور سوچ جھلکتی ہے؛ اختتام کسی طے شدہ نتیجے کے بغیر خیالوں میں کھو جانے پر ہوتا ہے۔

## رشید احمد صدیقی کے طنز و مزاح کی خصوصیات بیان کریں۔

### شائستگی

ان کا مزاح مہذب ہے؛ وہ کسی کی دل آزاری کے بغیر معاشرتی کمزوریوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

### تشبیہ اور مبالغہ

انوکھی تشبیہات اور لطیف مبالغہ ان کے مزاح کا بنیادی ہتھیار ہیں۔

### گہرا شعور

ہنسی کے پیچھے سنجیدہ پیغام ہوتا ہے، جیسے کسان کی محرومی اور غریب ملک کی حالت۔



Free notes: freebooks.pk

### علی گڑھ اور تہذیب

ان کی تحریروں میں علی گڑھ اور برصغیر کی تہذیبی زندگی کی جھلک نمایاں ہے۔

## رشید احمد صدیقی کے حالاتِ زندگی اور تصانیف کا مختصر جائزہ لیں۔

### ابتدائی زندگی

1892ء میں مڑیاہو، جون پور میں پیدا ہوئے؛ مالی مجبوری میں کلرک رہے مگر تعلیم جاری رکھی۔

### علی گڑھ

ایم اے او کالج علی گڑھ سے ایم اے فارسی کیا؛ 1922ء سے تدریس اور پھر علی گڑھ یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اردو بنے۔

### تصانیف

طنزیات و مضحکات، مضامینِ رشید، گنج ہائے گراں مایہ، ہم نفسانِ رفتہ، ذاکر صاحب، آشفتہ بیانی میری۔

### وفات اور اعزازات

15 جنوری 1977ء کو انتقال ہوا اور علی گڑھ میں دفن ہوئے؛ پدم شری اور ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ ملے۔

## معروضی سوالات (MCQs)

**‘چارپائی’ اصنافِ ادب کے لحاظ سے ہے: (الف) افسانہ (ب) انشائیہ (ج) خاکہ (د) سفرنامہ**

درست جواب: (ب) انشائیہ۔ غیر رسمی مزاحیہ نثر۔

**یہ سبق کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ (الف) طنزیات و مضحکات (ب) مضامینِ رشید (ج) گنج ہائے گراں مایہ (د) ہم نفسانِ رفتہ**

درست جواب: (ب) مضامینِ رشید۔ مضامینِ رشید۔

**مصنف نے چارپائی کو کس سے تشبیہ دی ہے؟ (الف) بادشاہ (ب) ریاست کے ملازم (ج) مہمان (د) کسان**

درست جواب: (ب) ریاست کے ملازم۔ ہر کام پر لگا دیا جانے والا ملازم۔

**پنشن یافتہ چارپائی پر کیا رکھا جاتا ہے؟ (الف) آلو (ب) اناج (ج) پیاز (د) کپڑے**

درست جواب: (ج) پیاز۔ سال بھر کا پیاز۔

**رشید احمد صدیقی کس یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اردو رہے؟ (الف) پنجاب یونیورسٹی (ب) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (ج) دہلی یونیورسٹی (د) جامعہ عثمانیہ**

درست جواب: (ب) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ۔



Free notes: freebooks.pk

**رشید احمد صدیقی نے ایم اے کس مضمون میں کیا؟ (الف) اردو (ب) عربی (ج) فارسی (د) انگریزی**

درست جواب: (ج) فارسی۔ ایم اے فارسی۔

**'چودہ طبق روشن ہونا' کا مطلب ہے: (الف) علم حاصل ہونا (ب) سخت حیران و پریشان ہونا (ج) خوش ہونا (د) روشنی ہونا**

درست جواب: (ب) سخت حیران و پریشان ہونا۔ محاورہ۔

**کسی شخص کی لفظی تصویر کو کہتے ہیں: (الف) انشائیہ (ب) خاکہ (ج) افسانہ (د) رپورتاژ**

درست جواب: (ب) خاکہ۔ شخصی مرقع۔

**'آم کے آم گٹھلیوں کے دام' کا مفہوم: (الف) نقصان اٹھانا (ب) دوہرا فائدہ (ج) محنت ضائع ہونا (د) دھوکا کھانا**

درست جواب: (ب) دوہرا فائدہ۔ ضرب المثل۔

**'چور کی داڑھی میں تنکا' کا مفہوم: (الف) چور کا بہادر ہونا (ب) مجرم کا خود ہی گھبرا کر ظاہر ہو جانا (ج) داڑھی صاف رکھنا (د) چوری پکڑی نہ جانا**

درست جواب: (ب) مجرم کا خود ہی گھبرا کر ظاہر ہو جانا۔ ضرب المثل۔

**مکئی کے کھیت میں چارپائی کس کام آتی ہے؟ (الف) مچان (ب) دسترخوان (ج) صندوق (د) گودام**

درست جواب: (الف) مچان۔ رکھوالی کے لیے۔

**رشید احمد صدیقی کا انتقال کب ہوا؟ (الف) 1967ء (ب) 1972ء (ج) 1977ء (د) 1982ء**

درست جواب: (ج) 1977ء۔ 15 جنوری 1977ء۔

## تیز نظر ثانی خلاصہ

- مصنف: رشید احمد صدیقی (1892ء تا 15 جنوری 1977ء)، مڑیاہو جون پور؛ علی گڑھ کے صدر شعبۂ اردو؛ پدم شری۔
- صنف: انشائیہ؛ ماخذ: 'مضامینِ رشید'۔
- چارپائی = اوڑھنا بچھونا؛ ریاست کے ملازم سے تشبیہ؛ مہمان خانہ، دسترخوان، دواخانہ، صندوق، عدالت، گودام، مچان۔
- مشہور جملے کا مفہوم: غریب ملک کی ساری عیش و فراغت ایک چارپائی پوری کر دیتی ہے۔
- سنجیدہ پہلو: کسان کی محنت اور محرومی؛ بچوں کا نامعلوم مستقبل۔
- اصناف/قواعد: انشائیہ، خاکہ، رسید، ضرب الامثال، مرکب الفاظ (غل غپاڑا، عیش کوشی، ناموزوں، دسترخوان)۔


Free notes: freebooks.pk

## امتحانی نکات

- خلاصے میں چارپائی کے کم از کم پانچ 'کردار' (مہمان خانہ، دسترخوان، دواخانہ، صندوق، عدالت) ضرور لکھیں۔
- 'چارپائی ہندوستان کی آب و ہوا...' والے اقتباس کی تشریح میں مصنف کا طنز (غربت، سادگی) واضح کریں۔
- انشائیہ اور خاکہ کی تعریف مثال کے ساتھ یاد رکھیں؛ مشق میں دونوں پوچھی جاتی ہیں۔
- رسید لکھتے وقت رقم ہندسوں اور لفظوں دونوں میں، اور آخر میں دستخط اور دو گواہ لکھیں۔
- ضرب الامثال کا مفہوم ایک جملے میں لکھ کر ایک مثال بھی دیں۔


Free notes: freebooks.pk